



سوال

میں نے اپنے ایک شیعہ دوست سے یہ سنا ہے کہ ان کے ہاں ایک ایسی سورت ہے جو ہمارے مصحف میں نہیں پائی جاتی، کیا اس کی یہ بات صحیح ہے؟ اور اس سورت کو سورۃ الولایۃ کا نام دیا جاتا ہے۔

جواب

الحمد للہ

سورۃ الولایۃ کے وجود کا بعض شیعہ علماء اور ان کے امام اقرار کرتے ہیں اور کچھ انکار لیکن انکار کرنے والوں کا یہ انکار بطور تقیہ ہے، اس سورت کے وجود کی صراحت کرنے والوں میں میرزا حسین محمد تقی نوری الطبرسی شامل ہے (جو کہ 1320ھ میں فوت ہوا)۔

اس نے ایک ایسی کتاب تالیف کی ہے جس میں اس نے ذکر کیا ہے کہ قرآن کریم میں تحریف کی جا چکی ہے اور صحابہ کرام نے اس میں سے بعض اشیاء چھپا لیں جن میں سورۃ الولایۃ بھی شامل ہے، رافضیوں نے اس کی موت کے بعد عزت و احترام کے ساتھ اسے نجف میں دفن کیا۔

طبرسی کی یہ کتاب ایران میں (1298ھ) طبع ہوئی تو اس وقت اس کے متعلق ہنگامہ بپا ہوا اس لئے کہ رافضی یہ چاہتے تھے کہ قرآن کریم کی صحت کے متعلق یہ شکوک و شبہات صرف ان کے خاص لوگوں اور ان کی معتبر کتب تک ہی محدود رہیں، اور یہ سب کچھ ایک ہی کتاب میں جمع نہ کیا جائے، طبرسی اپنی کتاب کے شروع میں کچھ اس طرح رقم طراز ہے :

یہ ایک شریف سفر اور لطف والی کتاب ہے جس کا نام "فصل الخطاب فی

اثبات تحریف کتاب رب الارباب" (رب الارباب کی کتاب میں تحریف کے اثبات کا فیصلہ کرنے والا خطاب) رکھا گیا ہے۔

اس نے اس میں ان آیات اور سورتوں کا ذکر کیا ہے جس کے بارہ میں اس کا گمان ہے کہ صحابہ کرام نے انہیں حذف کر دیا اور انہیں چھپا دیا تھا اور سورۃ الولایۃ بھی انہیں میں سے ایک ہے، اور جس طرح کہ کتاب میں ہے ان کے ہاں یہ سورۃ کچھ اس طرح ہے :

یا ایھا الذین آمنوا آمنوا بالنبی والولی الذین بعثنا حمایدا نکم الی صراط المستقیم نبی و ولی بعضنا من بعض وانا العلیم الخیر۔۔۔

(اے ایمان والو اس نبی اور ولی پر ایمان لاؤ جنہیں ہم نے مبعوث کیا ہے وہ تمہیں صراط المستقیم کی راہنمائی کرتے ہیں وہ نبی اور ولی ایک دوسرے میں سے ہیں اور میں جلنے والا اور خبردار ہوں)۔

اور اسی طرح ان کے ہاں ایک اور بھی سورۃ ہے جسے وہ "النورین" کا نام دیتے ہیں وہ کچھ اس طرح ہے :

"یا ایھا الذین آمنوا آمنوا بالنورین انزلنا ہما یتلوان علیکم آیاتی ویسخرانکم عذاب یوم عظیم بعضنا من بعض وانا السميع العلیم ان الذین یوفون بعد اللہ ورسولہ فی آیات لہم جنات النعیم، والذین کفروا من بعد ما آمنوا بنقضہم یشاققونہم واما عہد ہم الرسول علیہ یقذفون فی النجیم، ظلموا انفسہم وعصوا وصیۃ الرسول اولئک یشقون من نجیم۔۔۔"



(اے ایمان والو! ان دونوں پر ایمان لاؤ جنہیں ہم نے نازل فرمایا ہے وہ تم پر میری آیات تلاوت کرتے اور تمہیں بڑے دن کے عذاب سے ڈارتے ہیں وہ دونوں ایک دوسرے میں سے ہیں اور میں سننے والا جلتے والا ہوں، بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی آیات میں کئے گئے عہد کو پورا کرتے ہیں ان کے لئے نعمتوں والی جنتیں ہیں، اور جو لوگ ایمان لانے کے بعد اپنے عہد و عہدیمان کو توڑ کر اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ان عہد لیا اسے توڑ کر کفر کا ارتکاب کرتے ہیں وہ جہنم میں ڈالے جائیں گے، انہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کی نافرمانی کی یہی ہیں جنہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا)۔

استاد محمد علی سعودی جنہیں وزارت عدل مصر میں ایک لہجہ خاصہ تجربہ رہا ہے نے اس ایرانی مصنف کا مستشرق "برانن" کے پاس مشاہدہ کیا تو اس کی ٹیلی گراف تصویر حاصل کی، اور اس کی عربی سطور پر ایرانی زبان فارسی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

اور جیسا کہ طبرسی نے اپنی کتاب "فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب" میں اس بات کو ثابت کیا ہے اسی طرح ان کی کتاب جو کہ محسن فانی کشمیری کی تالیف کردہ (فارسی زبان میں) "دبستان مذاہب" اور ایران میں کی بار طبع ہو چکی ہے میں بھی اللہ تعالیٰ پر بھٹو کا یہ پلندہ موجود ہے اور اسے ایک مستشرق جس کا نام "نولڈکے" نے اپنی کتاب "تاریخ مصاحف" (2/12) میں اس سورہ کو محسن فانی کشمیری سے نقل کیا اور فرانسیسی ایشیائی ہفت روزہ (1842 میلادی) ص (431-439) نے بھی نشر کیا ہے۔

اور اسی طرح مرزا حبیب اللہ ہاشمی النخوی نے اپنی کتاب "منہاج البراءۃ فی شرح منہاج البلاغۃ" (217/2) میں اور محمد باقر المجلسی نے اپنی کتاب "تذکرۃ الائمۃ" (ص 19-20) فارسی زبان میں بھی نقل کیا ہے جو کہ ایران میں منشورات مولانا کی شائع کردہ ہے۔

دیکھیں محب الدین الخطیب کی کتاب "المخطوط العربیۃ للاسس التي قام علیہا دین الشیعۃ"۔

ان کا یہ سارے کا سارا گمان اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل قول کی تکذیب ہے :

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے فرمان کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

بیشک ہم نے ہی قرآن کو نازل فرمایا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں الحجر (9)

اور اسی لئے امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو بھی قرآن کریم میں تحریف و تبدیل کا گمان رکھے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

اور اسی طرح جو بھی ان میں سے یہ گمان رکھے کہ قرآن کریم میں کوئی نقص یا پھر اس کی کوئی آیت چھپائی گئی ہے یا یہ گمان رکھے کہ اس کی کچھ باطن تاویلیں ہیں جو کہ مشروع اعمال کو ساقط کر دیتی ہیں وغیرہ، تو یہ سب قرامطی اور باطنی ہیں اور اسی طرح تناسخی بھی ہیں جن کے کفر میں کسی قسم کا کوئی بھی اختلاف نہیں۔ الصارم المسلول (3/1108-1110)۔

اور ابن حزم رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے :

یہ کہنا کہ دو تختیوں کے درمیان (یعنی قرآن) میں تغیر تبدل ہے، صریح کفر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے۔

الفصل فی الاواء والملل والنحل (4/139)۔



واللہ تعالیٰ اعلم.